

سودا اب مرثیہ تو نے جو کہا اس کے علم	ہے ہی موجب آمرزش نوع آدم
بدل عاقل و دیوانہ مبارک باشد	چہ بشر و چہ بویرانہ مبارک باشد
مرثیہ مسدس ترکیب بند	
کس سے لے چرخ کون جا کے تری بیداری	باتھ سے کون نہیں آج تر سے فریادی
جو ہے دنیا میں سوکتا ہے مجھے ایزادی	یہ تین تین پہونچی ہے لمعون تری جلا دی
کوئی فرزند علی پر یہ ستم کرتا ہے	کیون مکافات سے اسکے تو نہیں درتا ہے
وہ علی ابن ابوطالب و داماد رسول	وہ علی جس سے کہ بیا ہی گئی محمد نے تو
وہ علی جس کا سخن ہو و گکا محشر میں قبول	اسکے فرزند تری تیغ سے ہو دین مقول
آدمی ہی نہیں تمنا ترے ہاتھوں غمناک	جن ادر حور و ملک ڈالتے میں سر بچاک
یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسے صبح و شام	آکے روح الامین کرتا تھا مدینے میں
ادرتے تھے سبھی خرد و کلان مل کے تمام	جن و انسان ملک حور کا بیشک ہے
اسکو کر بل میں کیا فحج پیا سا ہیہات	کیا دکھا و گکا محمد کو تو اب رو بد ذات
خوش و فرزند عزیز اسکے تھے جتنے پیارے	دشمن و تیغ سے تین ظالموں کے سارے
اہل بیت اسکے جو باقی ہیں سو میں آوارے	قید میں کو فیون کو جاتے ہیں وہ بیچارے
نہ اٹھیں چین ہر دن کونہ اٹھیں رات آرام	اس مصیبت میں چل جاتے ہیں کر بل سے شام
یہ جاؤ ہیں وہ جس راہ ہے خارستان	نہیں تالاب کو میں کا کسی منزل میں نشان
بارہنہ چلے وان زین عیاشنہ و بان	سر کھلے اور وہ اشخاص بہ پشت شتران
جنگے محل کطیرون دیکھ نہ سکتا تھا فلک	مہر و مہ کی نہ پڑی جن پہ نظر آج تلک